صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ 6 جنوری 2012ء بمطابق 11 صفر 1433 ہجری کو بعد از دوپہر بوقت چار بجکر پینتیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، خوشدل خان ایڈوکیٹ مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَالسَّمَآءَ بَنَیۡنٰہَا بِاَیۡیدٍ وَّاِنَّا لَمُوسِعُونَO وَالۡاَرۡضَ فَرَشۡنٰہَا فَنِعۡمَ الۡمٰہِدُونَO وَمِن کُلِّ شَیۡءٍ خَلَقۡنَا زَوۡجَیۡنِ لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُونَO فَفِرُّوۡا اِلَی اللّٰہِ ؕ اِنِّی لَکُم مِّنۡہُ نَذِیرٌ مُّبِینٌO وَلَا تَجۡعَلُوۡا مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ ؕ اِنِّی لَکُم مِّنۡہُ نَذِیرٌ مُّبِینٌ۔ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیم۔

(ترجمہ): اور آسمانوں کو ہم ہی نے ہاتھوں سے بنایا اور ہم کو سب مقدور ہے۔ اور زمین کو ہم ہی نے بچھایا تو (دیکھو) ہم کیا خوب بچھانے والے ہیں۔ اور ہر چیز کی ہم نے دو قسمیں بنائیں تاکہ تم نصیحت پکڑو۔ تو تم لوگ خدا کی طرف بھاگ چلو میں اس کی طرف سے تم کو صریح راستہ بتانے والا ہوں اور خدا کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بناؤ۔ میں اس کی طرف سے تم کو صریح راستہ بتانے والا ہوں۔ و آخِرُ الدَّعۡوَانَا اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاکم اللہ۔ 'کوئسچنز آور' : وقار صاحب، پلیز

جناب وقار احمد خان: جناب سپیکر صاحب، پرون په کراچئ کښے په Target killing کښے زمونږ يو ډير نزدے رشته دار او د عوامی نيشنل پارټئ د کراچی ويسټ غربی صدر هم وو، هغه شهيد شوے دے نو زه خواست کوم چه د هغه په حق کښے دعا اوکړئ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی جانان صاحب! ان کیلئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: 'کوئسچنز آور' : مفتی کفایت اللہ صاحب، آنریبل ایم پی اے، کوئسچن نمبر پلیز؟

مفتی کفایت اللہ: سوال نمبر 76۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

* 76 _ مفتی کفایت اللہ: (الف) کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ہزارہ یونیورسٹی میں سال 11-2010 کے دوران طلباء اور طالبات کی تفصیل مختلف شعبوں کے لحاظ سے فراہم کی جائے؛

(ب) مذکورہ یونیورسٹی میں پرائیویٹ طلباء کی تعداد اور ان کی کامیابی کے تناسب کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) کیا ریگولر اور پرائیویٹ طلباء کیلئے یکساں نظام تعلیم و نصاب رائج ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بتائی جائیں؟

قاضی محمد اسد (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) ہزارہ یونیورسٹی میں سال 11-2010 کے دوران طلباء اور طالبات کی تفصیل مختلف شعبوں کے لحاظ سے ایوان میں پیش کی گئی۔

(ب) مذکورہ یونیورسٹی میں سال 11-2010 میں پرائیویٹ طلباء کی تعداد 39854 تھی، بی اے/بی ایس سی میں 30222 اور ایم اے/ایم ایس سی میں 9632 تھی۔ بی اے/بی ایس سی میں پرائیویٹ طلباء کی کامیابی کا تناسب 40 فیصد اور ایم اے/ایم ایس سی میں پرائیویٹ طلباء کی کامیابی کا تناسب 47 فیصد رہا۔

تفصیل ایوان میں پیش کی گئی جو کہ دفتر کنٹرولر ہزارہ یونیورسٹی کے مراسلہ نمبر3008/11/HU/CE مورخہ 28-12-2011 میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے

(ج) نہیں، ریگولر اور پرائیویٹ طلباء کیلئے الگ الگ نظام تعلیم رائج ہے۔ یونیورسٹی میں زیر تعلیم ریگولر طلباء کیلئے سمسٹر سسٹم رائج ہے جبکہ پرائیویٹ طلباء کیلئے روایتی طریقہ / سالانہ طریقہ رائج ہے۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Any supplementary question?

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> شکریہ، جناب سپیکر۔ میں نے ان سے پرائیویٹ طلباء کے بارے میں پوچھا تھا تو انہوں نے ضمیمہ نمبر (ب) میں جو نتائج دیئے ہیں، جس میں بی اے اور بی ایس سی میں 30222 طلباء نے امتحان دیا، جس میں 12088 پاس ہوئے ہیں اور 18134 فیل ہوگئے اور نتیجہ 40 فیصد رہا ہے۔ اس طرح ایم اے اور ایم ایس سی میں 9632 طلباء نے امتحان دیا جس میں 4564 طلباء پاس ہوگئے اور 5068 طلباء فیل ہوگئے، نتیجہ 47 فیصد رہا۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہونگا کہ جو لڑکے ڈائریکٹ جاکر یونیورسٹی میں داخلہ لیتے ہیں، یہ ان کا نتیجہ ہے یا یہ Affiliated Colleges والے طلباء کا نتیجہ ہے؟

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> قاضی اسد صاحب، پلیز۔

<u>قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم):</u> سر، چونکہ مفتی صاحب نے پرائیویٹ۔۔۔۔۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> قلندر لودھی صاحب، پلیز۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> جناب سپیکر صاحب، عرض یہ ہے کہ مذکورہ یونیورسٹی میں سال 2010-11 میں پرائیویٹ طلباء کی تعداد 39854 تھی تو یہ یونیورسٹی کی تعداد نہیں ہے، اس میں Affiliated Colleges، ایک تو میرا یہ مسئلہ ہے، اس کو ذرا Define کریں۔ دوسرا یہ کہ انہوں نے جو نیچے جواب دیا ہے، جز (ج) میں ریگولر اور پرائیویٹ طلباء کیلئے الگ الگ نظام تعلیم رائج ہے، یونیورسٹی میں زیر تعلیم ریگولر طلباء کیلئے سمسٹر سسٹم رائج ہے جبکہ پرائیویٹ کیلئے Annual system، تو میں پوچھنا چاہتا ہوں محترم وزیر صاحب سے کہ آپ کا جو سمسٹر سسٹم ہے، اس میں ایف ایس سی کے بعد چار سال سمسٹر میں جاتے ہیں اور چار سال لگ جاتے ہیں اور پرائیویٹ جو ہمارا ٹرم سسٹم ہے، یہ دو سال میں بی اے ہو جاتا ہے اور اس کو بعد میں Consider نہیں کیا جاتا ہے۔ اب جیسا کہ ماسٹر ڈگری ہے، ماسٹر اب 18 سال تعلیم کے بعد اس کو Consider کیا جاتا ہے، 16 سال والے کو Consider نہیں کیا جاتا تو یہ کب تک آپ کے اس سسٹم میں Modification آئیگی اور کب آپ اس کو اپ گریڈ کرینگے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب قاضی صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، چونکہ مفتی صاحب نے پرائیویٹ طلباء اور طالبات کے حوالے سے سوال کیا تھا تو جو فگرز ہم نے دیئے ہیں، یہ ان پرائیویٹ لڑکوں اور لڑکیوں کے بارے میں ہیں جو پرائیویٹ طور پر ان امتحانوں کیلئے Appear ہوئے ہیں، Affiliated Colleges کا اگر دوبارہ کوئسچن پوچھ لیں تو پھر ہم Affiliated Colleges کے حوالے سے بھی فگرز ہم ان کو لا دینگے۔ جہاں تک قلندر لودھی صاحب کا سوال ہے تو یہ بالکل واضح ہے کہ اب Internationally تو نہیں کہنا چاہیئے، کافی عرصہ سے یہ دو سالہ ڈگری ہے، اس کو گریجویشن تصور نہیں کیا جاتا اور ابھی تک ہماری گورنمنٹ نے 57 کالجز میں بی ایس Introduce Four year Program کروا دیا ہے اور اس کو بڑی تیزی سے، چونکہ سر وہ سمسٹر سسٹم ہے، ایک Complete departure ہے پرانے طریقے کار سے، جس سے اساتذہ بچوں کو پڑھا تے تھے اور سال کے آخر میں امتحان ہوتا تھا تو ہم 57 تک اللہ کے فضل سے پہنچ گئے ہیں اور اس کو بڑی تیزی سے ہم بنائینگے اور اپنے کالجز کو Four year B.S پر لے آئینگے اور انشااللہ تعالیٰ یہ جو دو سالہ بی اے ہے، اس کو ختم کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی صاحب، آپ مطمئن ہیں؟

مفتی کفایت اللہ: جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، Satisfied۔ Next Question۔ جناب مفتی کفایت اللہ صاحب، آپ کا کوئسچن ہے، کوئسچن نمبر؟

مفتی کفایت اللہ: سوال نمبر 77۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

* 77 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ہزارہ یونیورسٹی کے دو کیمپس حویلیاں اور ہری پور میں قائم ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ کیمپسوں میں کون کونسے شعبے کام کر رہے ہیں، ہر ایک شعبہ میں طلباء کی تعداد بتائی جائے نیز ہری پور کیمپس میں سٹاف کی تفصیل فراہم کی جائے؟

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) مذکورہ دو کیمپسوں میں شعبوں اور ہر ایک شعبے میں طلباء کی تعداد جبکہ ہری پور کیمپس میں سٹاف کی تفصیل ایوان میں پیش کی گئی۔

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary question, please?

مفتی کفایت اللہ: نہیں جی، میں بہت زیادہ مطمئن ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you very much. Qalandar Lodhi Sahib, please.

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، انہوں نے کہا ہے کہ مانسہرہ میں، اور یہ مذکورہ یونیورسٹی میں ہزارہ ڈویژن سے باہر، اس میں انہوں نے جو سمسٹر سسٹم اس کا کیا ہے کہ میں ذرا Comparison کے بارے میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو مانسہرہ میں کر دیا اور انہوں نے ہری پور میں بھی کر دیا تو آیبٹ اباد کو انہوں نے کیوں چھوڑ دیا؟ ہمارے پاس جگہ بھی ہے اور وہ جگہ ہمارے پاس سی اینڈ ڈبلیو کے گودام ہیں، وہ پڑے ہوئے ہیں اور بلڈنگ بھی Available ہے۔ کچھ Rumors ایسی چل رہی ہیں کہ ولی خان یونیورسٹی کا وہاں پر کیمپس بنا رہے ہیں تو میں ذرا ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ ذرا مجھے بتادیں کہ ایبٹ آباد میں کیمپس کیوں نہیں بنایا جاتا؟ ان کا ارادہ ہے کہ کیا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی قاضی صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، بالکل ہمارا ہزارہ یونیورسٹی کا ایبٹ آباد کیمپس جو۔۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک قاسم صاحب پلیز، اس سے Related ہے؟

ملک قاسم خان خٹک: جی ہاں۔ چونکه د کیمپس خبره کیږی سر، د کرک هم یوه یونیورسٹی زیر غور ده، د هغے په باره کښے قاضی صاحب څه وائی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: دا Irrelevant دے، ته په دے باندے بیا خپل کوئسچن راوړه، قاضی اسد صاحب پلیز، Don't waste the time and don't laugh please۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، جو لودھی صاحب نے پوچھا ہے، ہزارہ یونیورسٹی کا کیمپس ہم ایبٹ آباد میں کھولنا چاہتے ہیں، وائس چانسلر صاحب نے ہمیں لیٹر بھی لکھا ہے، ایبٹ آباد میں فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے گودام ہیں اور ہم نے فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ کیس Take up کیا ہوا ہے کہ وہ ہمیں ملے اور ایبٹ آباد میں

ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے، وہاں پر کیمپس کھولا جائے، Ultimately گورنمنٹ کا پلان یہ ہے کہ ایبٹ آباد میں الگ یونیورسٹی بنائے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، تھینک یو۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: ہزارہ یونیورسٹی کا کیمپس کھولنے کیلئے کیس Under process ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Next Question. Mufti Kifayatullah Sahib, Question number?

مفتی کفایت اللہ: شکریہ۔ سوال نمبر 78 ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

* 78 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں دنیا کی نامور یونیورسٹیاں کام کر رہی ہیں جن میں وائس چانسلرز کو تدریسی و غیر تدریسی آسامیوں پر تقرریوں کا اختیار حاصل ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ میں سال 11-2010 میں کتنی تدریسی و غیر تدریسی آسامیوں پر تقرریاں کی گئی ہیں، بھرتی شدہ افراد کے نام، ولدیت، سکونت، شناختی کارڈ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ یونیورسٹی میں ہزارہ ڈویژن سے باہر کے تعینات شدہ افراد کی الگ تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں، صوبے میں دنیا کی نامور یونیورسٹیاں کام کر رہی ہیں جن میں وائس چانسلرز کو تدریسی و غیر تدریسی آسامیوں پر تقرریوں کا اختیار ہے۔

(ب) (i) ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ میں سال 11-2010 میں 32 تدریسی اور 47 غیر تدریسی آسامیوں پر تقرریاں کی گئی ہیں۔ بھرتی شدہ افراد کے نام، ولدیت، سکونت، شناختی کارڈ نمبر اور گریڈ کی تفصیل ایوان میں پیش کی گئی۔

(ii) مذکورہ یونیورسٹی میں ہزارہ ڈویژن سے باہر کے تعینات شدہ افراد کی تفصیل بھی ایوان میں پیش کی گئی۔

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary question?

مفتی کفایت اللہ: جی ہاں۔اس کا جز(ب) میں جو دوسرے نمبر کا جز ہے،اس کے اندر انہوں نے پوچھا تھا کہ مذکورہ یونیورسٹی ہزارہ ڈویژن سے باہر کے تعینات شدہ افراد کی تفصیل، جو انہوں نے دی ہے، اس کے مطابق بی پی ایس 7 کے 27 لوگ بھرتی ہوئے اور بی پی ایس 5 کے 14 لوگ، بی پی ایس 2 کے 32 اور بی پی ایس 1 کے 16 لوگ۔اب ناراض ہونے کی بات تو نہیں ہے کہ چارسدہ کے 8 لوگ وہاں کلاس فور بھرتی ہوئے ہیں، مردان کے 4، پشاور اور صوابی کے 3 اور بی پی ایس 2 کے اندر چارسدہ کے 18 لوگ بھرتی ہوئے ہیں .تو جناب سپیکر، میں اس پر اعتراض تو نہیں کرتا، بنیادی طور پر ایک یونیورسٹی تو تعلیمی ادارہ ہوتا ہے، وہ کاروباری ادارہ نہیں ہوتا اور وہ انڈسٹریل فیکٹری بھی نہیں ہوتی لیکن کیا یہ مناسب نہیں تھا کہ وہاں مقامی لوگوں کو یہ چھوٹی چھوٹی سیٹیں دی جاتیں اور وہ لوگ اس کے اندر بھرتی ہو جاتے، یہ مناسب نہیں تھا؟اب کلاس فور جو چارسدہ سے جائیگا، Most welcome وہ آجائے لیکن وہ اس تنخواہ پر اپنا گزارہ نہیں کر سکتا کہ وہ وہاں پر اپنی رہائش رکھے، پھر آنا جانا بھی کرے تو میری یہ رائے ہوگی قاضی صاحب سے کہ یا تو اس کو مان لیں یا کمیٹی کی طرف، اور اگر وہ نہیں مانتے تو ایسی یقین دہانی کرائیں، اب تو چارسدہ کے اندر بھی یونیورسٹی بن رہی ہے، مردان کے اندر بھی بن رہی ہے تو یہ جو اپنے کلاس فور ہیں، اگر وہ وہاں لے جائیں اور وہاں مقامی لوگوں کیلئے جگہ خالی کر دی جائے تو یہ اچھا شگون ہوگا، ویسے بھی ہزارہ حساس ہے، اس معاملے کے اندر ایک خیرسگالی کا پیغام جائیگا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قاضی اسد صاحب، پلیز۔

سردار شمعون یار خان: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سردار شمعون صاحب، پلیز۔

سردار شمعون یار خان: شکریہ جی۔یہاں پر کافی لمبی لسٹ دی ہے جس میں Teaching cadre بھی ہے اور Non teaching cadre کو Non Technical staff کہا گیا ہے۔یہ جس طرح مفتی صاحب نے پوچھا ہے تو میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہونگا کہ یہ ادارے کے ذمہ دار شخص ہیں کہ جو دوسرے ڈسٹرکٹس سے لوگ وہاں بھرتی ہوئے ہیں تو اس کا فارمولا کیا ہے، کس فارمولے کے تحت وہ وہاں پر رہ رہے ہیں، آیا ڈیپارٹمنٹ نے ان کو یونیورسٹی کے اندر Accommodation دی ہوئی ہے یا وہ باہر رہ رہے ہیں؟ یہ اس بارے میں بھی ذرا بتائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب قاضی اسد صاحب، پلیز۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، مفتی صاحب نے جو سوال کیا ہے، یہ پہلے بھی اس اسمبلی میں نلوٹھا صاحب نے اٹھایا اور ہزارہ سے تعلق رکھنے والے ممبران نے اس اسمبلی میں اس سوال کو پہلے بھی اٹھایا تھا کہ ہزارہ یونیورسٹی میں دوسرے ڈسٹرکٹس سے، دوسرے ضلعوں سے بی پی ایس- 1 میں جو ہماری سول گورنمنٹ کے جو سکیلز ہیں، ان سکیل کے لوگ بھی دوسرے ضلعوں سے آکر مانسہرہ میں کام کر رہے ہیں۔ اس پر بڑی ڈیٹیل سے بحث ہوئی تھی، کوئی قانون ایسا نہیں ہے، کوئی سخت قانون نہیں ہے، Categorically جو منع کرتا ہو، آپ کی یونیورسٹی کا چونکہ اپنا ایک سٹیٹس ہے تو وی سی صاحب نے اس وقت ان لوگوں کو لگایا تھا اور اب جو مفتی صاحب کہہ رہے ہیں کہ لوکل لوگوں کا حق ہے، وہاں پر بھی لوگ موجود ہیں، بے روزگاری بھی ہے کہ ان لوگوں کو واپس اپنے ضلعوں میں بھیج دیا جائے، وہاں پر کیمپسز کھل رہے ہیں تو Directly سر، یونیورسٹیز میں ٹرانسفر والا سلسلہ تو نہیں ہوتا لیکن ہم ان لوگوں کو Encourage ضرور کرتے ہیں کہ آپ اپنے علاقے میں جاکر اور ان یونیورسٹیز میں ملازمت حاصل کر لیں لیکن کوئی خاص باز پرس اس پر نہیں ہے، یہ بات چیت کی جا سکتی ہے اور جہاں تک سردار شمعون صاحب نے پوچھا ہے تو یہ چونکہ اس بارے میں سوال نہیں تھا کہ وہ جو ہزارہ میں دوسرے علاقوں سے آئے ہوئے لوگ ہیں، وہ کہاں پر رہ رہے ہیں؟ اور اگر یہ چاہتے ہیں کہ میں اس بارے میں وی سی سے بات کر کے ان کو انفارمیشن پہنچا دونگا اور اگر اس کے بعد بھی ان کو تسلی نہ ہوئی تو یہ دوبارہ کوسچن لا سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں افتخار حسین صاحب، پلیز۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): یو خو قاضی صاحب په ډیر ښه طریقه وضاحت اوکړو، د کلاس فور د بهرتئ خبره دوئ اوکړه، یقیناً چه د مقامی خلقو حق دے او ملاویدل پکار دی خو دا په یونیورسټو کښے دا پریکټس د ډیر پخوا نه دے او په پیښور یونیورسټئ کښے مونږه ته پخپله پته ده چه د هزارے کلاس فور ډیر زیات بهرتی شوی دی، د بهائی چارے یوه فضا ضرور ده، په پیښور یونیورسټئ کښے هم کلاس فور شته او هغلته هم زمونږه د طرف کلاس فور شته دے، پکار دا ده چه هر ځائے کښے خپل خپل وے، کاش چه دلته هم داسے یو صورتحال وے چه څنګه د هغه ځائے د پاره خبره ده۔ دا یو ممکن قدم کیدے شی چه د پیښور یونیورسټئ کلاس فور ملازم چه کوم د مانسهرے یا د هزاره یونیورسټئ د کلاس

فور سره ایکسچینج شی، هغه دلته نه هزارے ته لاړشی او هغه ځائے کښے چه کوم دے، هغه دلته راشی۔ دا یو ممکن تجویز کیدے شی چه دواړه طرف ته ئے توازن برقرار وی، که نه وی نو دا د ورورولئ دا فضا برقرار بنه ده ځکه زمونږه خلق هلته بنه دی او هغوی دلته بنه دی چه یو بل سره هم تگ را تگ وی نو دا ډیره بنه خبره ده۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی کفایت صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ قاضی صاحب کا جواب تو بہت اچھا ہے، یہ پشاور یونیورسٹی کی بات تو میں اس لئے نہیں مانتا، اس وقت صرف ایک یونیورسٹی تھی پورے صوبے کی، تو وہ طعنہ تو ہمیں نہ دیا جائے۔ اگر مردان یونیورسٹی میں ہمارے لئے کچھ کلاس فور کیلئے، جتنے کلاس فور مردان میں لگائے ہیں، یہ اپنا دل بڑا کرلیں تو میں سمجھوں گا کہ اچھا Message ہے، چارسدہ میں کرلیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار شمعون صاحب، پلیز۔

سردار شمعون یار خان: جی شکریہ۔ میاں افتخار صاحب نے بڑی اچھی بات کی ہے اور پشاور یونیورسٹی، یہ کئی صدیاں ہوگئی ہیں کہ یہاں پہ بنی ہوئی ہے اور جب وہ بنی تھی اور اس کے بعد کئی لوگ یہاں پہ کاروبار کی غرض سے یہاں آتے رہے اور اس کے ساتھ ان کو جوں جوں مواقع ملتے رہے تو یونیورسٹی میں یا اور کسی سرکاری محکمے میں وہ یہاں بھرتی ہوتے رہے ہیں۔ ہم لوگ Discrimination کی بات نہیں کرتے ہیں، بات جو ہے وہ اس میں مقامی لوگوں کو بالکل نظر انداز کیا جاتا ہے اور اس میں بالکل پہلے بھی بات ہوئی تھی، اس بارے میں کئی دفعہ بات ہوئی کہ ایک پالیسی کو اگر بنانے کی ضرورت ہے تو اس کو بنایا جائے۔ قاضی صاحب نے بتایا ہے کہ جی اس کیلئے کوئی سٹینڈرڈ پالیسی نہیں ہے کہ ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ میں مانسہرہ کے علاوہ یا ایبٹ آباد یا بٹگرام کے علاوہ کوئی وہاں پر اپوائنٹ ہو سکتا ہے، ہمیں اس پہ کوئی اعتراض نہیں ہے۔ چونکہ وہاں پہ بھی کچھ لوگ اپنے کاروبار کی غرض سے گئے ہوئے ہیں اور وہاں پہ یہ چیز دیکھی جائے کہ ان مقامی ڈسٹرکٹس کا ڈومیسائل ضرور ہونا چاہیئے۔ اس چیز کو Ensure کرنا چاہیئے کہ ان کا جو ڈومیسائل ہے اور وہاں پہ ان کی سکونت کتنے عرصے سے ہے؟ تو اس چیز کو میرا خیال ہے کہ اگر اسی ایک کوئسچن کو سامنے رکھتے ہوئے اس کیلئے کمیٹی Form کی جائے تاکہ جو ہمارا ایشو ہے، وہ روز روز کبھی مفتی صاحب سوال لے آئیں گے، کبھی میں لے آؤں گا، کبھی اور میرا ساتھی لے آئے گا، تو ہم لوگ اس چیز کو Once for all ختم کرلیں اور اس کے علاوہ ضروری نہیں ہے کہ مانسہرہ اور ہزارہ اور جو مردان ڈویژن

ہے،اس میں یونیورسٹی بنی ہے،پشاور میں بنی ہے،اس کے علاوہ بھی جو گومل یونیورسٹی ہے،اس میں بھی ایسی چیزیں چل رہی ہیں تو ان سب چیزوں کو سامنے رکھتے ہوئے اس کے اوپر ایک Standard decisionلینا چاہیئے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قاضی اسد صاحب،پلیز۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر،اگر آپ فگرز دیکھ لیں تو 2010-11 کے جو فگرز میں نے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ۔ یاسمین ضیاء صاحبہ۔

محترمہ یاسمین ضیاء: تھینک یو سر۔ سر، یہاں یونیورسٹیز کی بات چلی ہے، میں یہاں پر یہ بات واضح کردوں کہ جس طرح گومل یونیورسٹی کی بات آ گئی، گومل یونیورسٹی کے ایکٹ میں یہ تھا کہ وہاں پہ اس میں یہ ڈسٹرکٹ لکی مروت، ٹانک کا تمام ایریا شامل تھا، یہاں سے کچھ اس طرح وہ پاس ہوا ہے، اسرار اللہ گنڈاپور صاحب کا کہ وہاں پہ تمام کلاس فور لوکل لوگ بھرتی ہوں گے۔ میں یہ سوال پوچھنا چاہتی ہوں منسٹر صاحب سے اور حکومت سے کہ اگر وہاں پہ لوکل لوگ بھرتی ہو رہے ہیں اور ڈسٹرکٹ لکی مروت کے لوگوں کو نظر انداز کیا جا رہے تو پھر وہاں پہ جو بنوں ہے، وہاں بھی وہ لوکل لوگ بھرتی کریں گے، تو مجھے یہ بتایا جائے کہ ڈسٹرکٹ لکی مروت کو پھر کیا الگ یونیورسٹی کو بھیج دیں، کیا اس کیلئے الگ فارمولا دکھائیں گے یا پھر یہ میرے ڈسٹرکٹ کے لوگ کہاں جائیں گے، یہ کہاں پہ Set ہوں گے؟ اس کے علاوہ میں یہ بھی ان کے نوٹس میں لاؤں گی، میں یہ پیپر بھی لے آئی تھی کہ یہاں سے اسمبلی سے نوٹیفکیشن ہوا تھا کہ اسرار اللہ گنڈاپور صاحب کے کہنے پر وہاں پہ لوکل لوگ ڈسٹرکٹ ڈیرہ اسماعیل خان کے بھرتی ہوں گے، میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جب گومل یونیورسٹی ایکٹ بنا تھا، اس میں یہ تمام ایریا Mention تھا کہ ٹانک اور یہ، لیکن وہاں پہ یہ Changes لائی گئیں، تو کیا یہ Fundamental rights کے خلاف نہیں ہے؟ یہ ایک قومی ادارہ تھا اور اس میں اس طرح بھرتی ہوئی تو پلیز مجھے اس کا منسٹر صاحب جواب دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسز یاسمین ضیاء صاحبہ، یہ کوسچن جو ہے، This is pertaining to Hazara University اور آپ کا کوسچن گومل یونیورسٹی کے بارے میں ہے، تو بہتر یہ ہوگا کہ آپ علیحدہ کوسچن لے آئیں تو قاضی صاحب اس کا جواب دے دیں گے۔ نو بس دا خو Separate Question راولئ پلیز۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، مفتی کفایت اللہ صاحب کا جو سوال تھا، وہ 11-2010 کے حوالے سے ہے اور اگر وہ فگرز دیکھ لیں تو جب سے ہم نے نئے وی سی صاحب اپوائنٹ کئے ہیں، اب وہ ڈویژن سے باہر بھرتیاں نہیں ہو رہی ہیں، جس کیڈر میں آپ کہہ رہے ہیں اور یہ چونکہ اس کی Territorial jurisdiction ہوتی تھی، پرانا ایک چلا آ رہا تھا کہ یہ پورے صوبے میں ہوگا، ایک Convention تھی کہ یونیورسٹیز میں Specifically اس چیز پر Bar نہ ہونے کی وجہ سے وائس چانسلرز بھی ایک خاص علاقے سے تعلق رکھتے تھے، پھر ان کا بھی سلسلہ ہوتا تھا اور ایک چیز منع نہ ہو تو پھر اس کو لوگ Utilize کرتے ہیں لیکن چونکہ اسمبلی میں یہ بار بار اٹھا ہے، اس پر اب ہم کافی سختی کرتے ہیں کہ اپنے ڈویژن سے باہر لوگوں کو نہ لیا جائے اور جو لوکل ہیں، ان کو پہلا موقع دیا جائے۔

مفتی کفایت اللہ: جناب، اس پر آپ رولنگ دے دیں تو ہمارا جھگڑا ختم ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں، آپ مطمئن نہیں ہیں تو ہاؤس سے ہم پوچھیں گے۔

مفتی کفایت اللہ: نہیں، اگر آپ یہ کہیں کہ آئندہ اس کی احتیاط کی جائے تو ہمارے لئے بڑی تسلی ہو گی، یہ تو ہمیں تسلی نہیں دیتے۔ آپ کی چیئر ہمیں تسلی دے دیگی، ہمارا جو ڈویژن ہے، اسکے اندر خود ہائر ایجوکیشن کا منسٹر ہے اور وہ خود گواہ بن رہے ہیں اور وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ جب ہم نے ہزارہ یونیورسٹی کیلئے ہزارہ ڈویژن سے وی سی نہیں لیا تھا تو ہمیں یہ مسئلہ تھا اور اب ایسا ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس نے خود فرمایا ہے کہ ہم اس طرح انشاء اللہ کریں گے۔

مفتی کفایت اللہ: آئندہ کریں گے جی؟

Mr. Deputy Speaker: Thank you. Next Question. Please, Mufti Kifayatullah Sahib, honourable MPA, Question number?

مفتی کفایت اللہ: سوال نمبر 79۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

* 79 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ہزارہ یونیورسٹی ڈویژن کی واحد یونیورسٹی ہے جو تعلیمی میدان میں گراں قدر خدمات سرانجام دے رہی ہے؛

(ب) مذکورہ یونیورسٹی سکالرشپ کے ذریعے لیکچررز اور پروفیسرز حضرات کو اعلیٰ تعلیم کے حصول کیلئے مختلف ممالک بھیجواتی ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) سال 10-2009 اور سال 11-2010 کے دوران کتنے اور کون کونسے لیکچررز اور پروفیسرز حضرات کو اعلیٰ تعلیم کیلئے دیگر ممالک کو بھیجوایا گیا ہے،ان کے نام، ولدیت، شناختی کارڈ نمبر، ڈیپارٹمنٹ، گریڈ اور سکونت کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) جو لیکچررز اور پروفیسرز صاحبان تعلیم مکمل کرنے کے بعد واپس آچکے ہیں،ان کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز جو اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد واپس نہیں آئے ان کی تعداد اور نہ آنے کی وجوہات بتائی جائیں؟

<u>قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم):</u> (الف) جی ہاں،پبلک سیکٹر کی واحد یونیورسٹی ہے۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) (i) سال 10-2009 اور سال 11-2010 کے دوران 05 لیکچررز اور پروفیسرز حضرات کو اعلیٰ تعلیم کیلئے دیگر ممالک کو بھیجوایا گیا ہے، ان کے نام، ولدیت، شناختی کارڈ نمبر، ڈیپارٹمنٹ، گریڈ اور سکونت کی ضمیمہ میں دی گئی تفصیل درج ذیل ہے۔

(ii) مذکورہ عرصہ کے دوران جو لوگ باہر گئے ہوئے ہیں،ان میں سے ایک لیکچرر سلطان محمد ایم ایس کرنے کے بعد 06-06-2011 کو واپس آچکا ہے جبکہ باقی 04 ابھی پی ایچ ڈی میں زیر تعلیم ہیں۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Any supplementary question?

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> دا سوالونہ زیات شوی دی جی-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> گزارہ کوہ کنہ؟

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> تہ هم گزارہ کوہ کنہ-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی ہاں۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> جی میں نے ان سے پوچھا ہے کہ کتنے لوگ آپ نے سکالرشپ پر باہر بھیجے ہیں اور ان کی کیا حوصلہ افزائی ہوئی ہے؟ تو انہوں نے تفصیل دی ہے،اس میں ایک بندہ ایم ایس کرنے کیلئے بھیجا گیا ہے تو ایم ایس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ وہ ماسٹر آف سائنس، یہ تعلیم تو پاکستان میں موجود ہے، مجھے نہیں معلوم پھر کیوں بھیجا گیا ہے؟ اور اس کے علاوہ پی ایچ ڈی کیلئے جتنے لوگ بھیجے گئے ہیں تو ان میں ایک عام شکایت یہ ہوتی ہے کہ تین ساڑھے تین سال کے بعد یہ سکالرشپ بند کر لیتے ہیں اور یہاں معاہدہ ہوتا ہے کہ

پانچ سال سکالر شپ دیں گے۔ جب وہ تین ساڑھے تین سال کے بعد سکالر شپ بند کر لیتے ہیں تو وہ لوگ وہاں پر مجبور ہوتے ہیں تو وہ پھر پارٹ ٹائم سروس کرتے ہیں۔ اس کی وجہ سے ان کی مدت تعلیم لمبی ہو جاتی ہے اور جب پھر وہ یہاں غیر حاضر تصور کئے جاتے ہیں تو پھر ان کو Terminate کر دیا جاتا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اعلیٰ تعلیم دوسرے ملکوں سے حاصل کرنا بہت ضروری ہوتا ہے، براہ مہربانی جن لوگوں کو سکالر شپ پر بھیجا جائے تو اس معاہدے کی مکمل پاسداری کی جائے اور درمیان میں سکالر شپ کا کوئی امیدوار ایسا پابند نہ کر دیا جائے اور قاضی صاحب اگر یہ کہتے ہیں کہ مجھے کوئی ایک کیس دے دیں تو میں ان کو وہ کیس بھی بتادوں گا۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: قاضی اسد صاحب، پلیز۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم</u>: سر، اگر آپ جواب کو دیکھیں تو اس میں ہم نے پانچ لوگوں کو باہر بھیجا ہے۔ ایک Full Bright Award تھا، MS کیلئے، امریکہ نے بلایا اور اس کو شکالر شپ دی اور باقی جو تھیں، وہ امریکہ کی ایک سکالر شپ ہے، ایک چائنا کی ہے، ایک اٹلی کی ہے اور ایک اور ہے جو امریکہ کی ہے، تو ان لوگوں نے اپنے طور پہ اور ہمارے وہاں پر یونیورسٹی میں جو لوگ تھے تو انہوں نے اپنے طور پہ وہاں پر رابطہ کیا اور Qualify کیا تو پھر ان کو میرے خیال میں منع کرنا غلط ہوتا، Outstanding لوگ تھے، Full Bright Scholarship ہر کسی کو نہیں ملتی اور یہ سارے Foreign Funded Programs تھے، اس میں میرا خیال نہیں ہے کہ ہم نے کوئی غلطی کی ہے یا کسی کو موقع نہیں دیا اور یہ سکالر شپ صرف 5 فیصد کیوں؟ تو میرے خیال میں جو میں نے اس دن ذکر کیا تھا کہ ایجوکیشن کی جو Investment ہے، وہ بہت کم ہے، یہ سکالر شپس ملیں گی اور سائنس اینڈ ٹیکنالوجی میں ملیں گی۔ گورنمنٹ کے پاس پیسے ہوں، ڈیپارٹمنٹ کے پاس پیسے ہوں، ایچ ای سی کے پاس ہوں، صوبائی ایچ ای سی جب بنے گا تو اس کے پاس پیسے ہوں گے تو یہ سکالر شپ بڑھیں گی اور لوگ باہر جا کر پڑھ سکیں گے اور واپس آ کے قوم کی خدمت کریں گے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: قاضی صاحب! یہ ان کا سپلیمنٹری کوئسچن ہے کہ تین سال کے بعد آپ سکالر شپ بند کر دیتے ہیں، یہ کیا مطلب ہے؟

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم</u>: سر، میں نے عرض کیا ہے Specifically اس کوئسچن کے حوالے سے کہ یہ تو ہماری تھیں ہی نہیں تو ہم ان کو بند نہیں کریں گے اور جو سلسلہ پچھلے ایک سال، ڈیڑھ سال میں ہوا تھا

کہ لوگ باہر بھیجے ہوئے تھے اور پھر ان کی سکالرشپ بند کر دیں، ان کے پاس اخراجات نہیں تھے، تو وہ ایچ ای سی کے ساتھ جو آپ کو یاد ہو گا کہ ایچ ای سی کے فنڈز پہ کٹ لگا تھا اور پھر فیڈرل گورنمنٹ نے وہ فنڈ برابر کر دیا۔

مفتی کفایت اللہ: اب یہ ان کے پاس آگیا ہے، اب آپ یہ یقین دہانی کرائیں کہ کسی کی سکالرشپ بند نہیں ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تو بند نہیں کر سکتے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں گزارش کر دوں کہ ایچ ای سی ابھی تک ہمارے پاس نہیں آیا، ابھی تک ایچ ای سی مرکز کے پاس ہے اور اگلا جو ہمارا این ایف سی ایوارڈ ہے، تب تک اس کی فنڈنگ فیڈرل گورنمنٹ کرے گی۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you very much. Next Question, Mufti Kifayatullah Sahib, please Question number?

مفتی کفایت اللہ: شکریہ۔ جناب سپیکر، سوال نمبر 80۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

* 80 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کی یونیورسٹیوں کو ہائر ایجوکیشن کمیشن کی جانب سے گرانٹ ملتی ہے، نیز یہ یونیورسٹیاں اپنی آمدن سے بھی کئی اخراجات پورا کرتی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) سال 11-2010 کے دوران ہائر ایجوکیشن کمیشن اور صوبائی حکومت کی جانب سے ہزارہ یونیورسٹی کو کتنی گرانٹ ملی ہے؛

(ii) سال 11-2010 کے دوران مذکورہ یونیورسٹی کے تینوں کیمپس کی آمدنی کتنی رہی، نیز اس کے اخراجات کتنے ہوئے، اس کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) (i) سال 11-2010 کے دوران ہائر ایجوکیشن کمیشن کی جانب سے ہزارہ یونیورسٹی کو 216.271 ملین کی گرانٹ ملی ہے۔ مذکورہ مدت کے دوران صوبائی حکومت کی جانب سے ہزارہ یونیورسٹی کو کوئی گرانٹ نہیں ملی ہے۔

(ii) سال 2010-11 کے دوران مذکورہ یونیورسٹی کے تینوں کیمپس کی آمدنی 540.537 ملین رہی جبکہ اخراجات 566.865 ملین رہے۔ تفصیل ہزارہ یونیورسٹی کے مراسلہ نمبر HU/TR/2611/1527 مورخہ 28-12-2011 میں دی گئی ہے جو کہ درج ذیل ہے:

Directorate of Finance
Hazara University, Mansehra, Pakistan
Phone # 0997-530767- Fax# 0997-530046

No. HU/TR/2011/1527 28/12/2011

From: The Treasurer,
Hazara University.

To

The Registrar,
Hazara University.

Subject: <u>ASSEMBLY QUESTION NO. 80 MOVED BY MUFTI KIFAYATULLAH, MPA.</u>

Reference to your letter No.F.No. 4(2) HU/Reg/2011, dated 27-12-2011, the requisite information is as under:

Income during financial year 2010-11		(Rs. In Million)
1.	Recurring Grant from HEC	141.648
2.	Supplementary Gerant from HEC	74.623
3.	Grant from Provincial Government	Nil
4.	Income from University own resources	324.266
Total		540.537

Expenditure during financial year 2010-11		(Rs. In Million)
1.	Establishment Charges	295.652
2.	Tenure Track System salaries	32.799
3.	Other Charges	116.112
4.	Liabilities	112.302
Total		566.865

Asstt: Treasurer,
Hazara University

Copy to PS Vice Chancellor.

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Any supplementary question?

مفتی کفایت اللہ: جی ہاں۔ میں نے ان سے پوچھا تھا کہ آپ، ہزارہ یونیورسٹی کیلئے جو انکم کے ذرائع ہیں، وہ بتا دیجئے اور صوبائی حکومت نے کیا مہربانی کی ہے؟ تو انہوں نے مجھے ایک سال کا دورانیہ بتایا ہے کہ ہزارہ یونیورسٹی کی جو انکم ہے، وہ 540.537 ملین روپے ہے جبکہ اس کے Expenditure 566.865 ملین روپے ہیں۔ میں نے اس کا حساب لگایا ہے تو 26.328 ملین روپے یہ اضافی اخراجات آ گئے ہیں تو اب یہ اضافی اخراجات، یہ تو ایسا نہیں ہے کہ لوگ کسی پڑوسی سے قرضہ مانگیں، میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ جب اضافی اخراجات آ گئے اور قرضہ آ گیا تو پھر اس کیلئے کیا طریقہ کار اختیار کیا جاتا ہے، یعنی یہ 2 کروڑ اور 63 لاکھ روپے کا انتظام کس طرح ہو گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: قاضی اسد صاحب۔ زمین خان، پلیز۔

جناب محمد زمین خان: سر، اگر ہم جواب کو دیکھیں تو جز نمبر (ii) میں مذکورہ یونیورسٹی کے تینوں کیمپس کی آمدنی 540 ملین بتائی ہے جبکہ اخراجات 566 ملین ہیں اور جز نمبر (الف) میں انہوں نے سال 2010-11 کے دوران ایچ ای سی کی جانب سے ہزارہ یونیورسٹی کو 216 ملین گرانٹ ملی ہے۔ سر، 216 ملین گرانٹ ملی ہے اور 540 ملین ان کی اپنی آمدنی ہے تو دونوں کو ملا کر 782 ملین بنتے ہیں اور اس کا Expenditure آتا ہے 540 ملین، تو یونیورسٹی کے ساتھ دو سو، ڈھائی سو ملین روپے بچ جاتے ہیں تو یہ جو بچ جاتے ہیں تو یونیورسٹی سے یہ پوچھا جائے کہ جو پیسے بچ گئے تو انہوں نے اس پر کیا کیا اور کیا اس سے یونیورسٹی گرانٹ کمیشن کو یا صوبے کو اپنی آمدنی کے جو پیسے بچ گئے ہیں تو وہ بتائے ہیں کہ نہیں؟ بڑی مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قاضی اسد صاحب، پلیز۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جو جواب ہم نے دیا ہے، اس میں جو انکم اور گرانٹ ہے، وہ ٹوٹل 540.537 ملین روپے ہے اور جو اس کے اپنے Expenditures ہیں، وہ 566.865 ملین ہیں تو یہ سر، اس کے پاس Deficit ہے، اس کا خرچہ زیادہ ہے۔ چونکہ ادھر Liabilities اس میں Surplus نہیں ہیں، Deficit ہے، آپ پڑھیں، ادھر اگر ہماری Liabilities وہ 112 ملین روپے کی ہیں تو یہ Liabilities ساتھ ساتھ چلتی رہتی ہیں اور وہاں پہ کنسٹرکشن کا بھی کام ہو رہا ہے اور وہ ہمیں اکاؤنٹس میں Show کرنا پڑتا ہے لیکن جب اگلا بجٹ بنتا ہے تو اس کیلئے Provision رکھ کے ان Liabilities کو کم کر دیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار شمعون صاحب۔

سردار شمعون یار خان: شکریہ۔ یہ حساب تو انہوں نے بڑا اچھا بتایا گیا ہے، اس میں Other charges ہیں، ایک تو 116.112 ملین ہیں اور Liabilities ہیں 112.302 اور اس کے ساتھ یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو کنسٹرکشن یونیورسٹی کے اندر جاری ہے، جہاں تک میری اطلاع ہے تو وہاں پہ ہزارہ یونیورسٹی کے اندر جو کنسٹرکشن ہو رہی ہے، وہ زلزلے کے بعد جو 'ایرا' کا ڈیپارٹمنٹ بنا تھا اور وہ اس کو فنانس کر رہا ہے اور اس میں اگر ڈیپارٹمنٹ یا یونیورسٹی خود اپنے طور پہ کنسٹرکشن کر رہی ہے تو اس میں کتنا ان کا شیئر آرہا ہے؟ اور یہ Other charges اور Liabilities میں یہ بتایا جائے کہ اس میں فرق کیا ہے اور یہ پیسے کدھر خرچ ہو رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: قاضی اسد صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ آپ کو بھی پتہ ہے اور سب کو پتہ ہے کہ ہائر ایجوکیشن نے Commitment کی تھی، جب ہائر ایجوکیشن ایک چیز کی Commitment کرتی ہے، یونیورسٹیز اس پروگرام سے، چاہے وہ انفراسٹرکچر میں ہو یا وہ Faculty development میں ہو تو اس کی بنیاد پر وہ اپنا پروگرام شروع کر دیتی ہے، بعد میں اگر کٹ لگے تو پھر وہ Liability کی صورت میں ہی رہ جاتا ہے اور وہاں پر اگر یہ ہر ایک چیز کی ڈیٹیل مانگتے ہیں تو نیا کوئسچن لے آئیں، ہم اس کا ہر ایک پلان کر رہے ہیں اور یہ Liabilities کہاں سے آئی ہیں؟ جس قسم کا بھی ان کو جواب چاہیئے تو وہ میں لے آؤں گا لیکن جو سوال پوچھا گیا تھا، اس کا ہم نے ڈیٹیل میں جواب دے دیا۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: سپلیمنٹری کوئسچن ہے؟

مفتی کفایت اللہ: میں سپلیمنٹری کوئسچن تو نہیں کرنا چاہتا بلکہ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا انہوں نے بچوں سے پیسے جمع کئے اور ایچ ای سی نے دیئے؟، حکومت نے تو کچھ نہیں دیا، اب یہ 26 ملین کا انتظام کیسے ہوا؟ ظاہر ہے یہ تو ادارہ ہے تو یہ جواب پتہ نہیں کہ قاضی صاحب کیوں شرما رہے ہیں اور جواب نہیں دے رہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: قاضی اسد صاحب، پلیز۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں نے مفتی صاحب کو اس کا جواب دیا ہے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قلندر لودھی صاحب، پلیز۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! یہ دیکھیں،، جز نمبر (الف) دیکھیں، جز نمبر (ب) کے جواب میں دیکھیں، (الف) کو دیکھیں کہ سال ہے 11-2010، پھر نیچے سیکنڈ کو دیکھیں، 11-2010 ہے تو پہلے میں یہ لکھتے ہیں کہ اس دوران ایچ ای سی کی جانب سے ہزارہ یونیورسٹی کو 216.271 ملین گرانٹ ملی، یہ بھی وہی سال ہے۔ اب دوسرے سال جو انکی اپنی آمدن Create ہوئی ہے، 11-2010 کے دوران یونیورسٹی کے تینوں کیمپس کی آمدن 540.537 ہے تو یہ پہلی رقم کدھر گئی اور اس میں یہ کیسی، یہ تو علیحدہ علیحدہ بتارہے ہیں تو یہ کیسے جواب دے رہے ہیں؟ یہ جواب انکو غلط دیا گیا ہے کیونکہ اس کی جو آمدن ہے، اس میں 216.271 کو بھی جمع کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قاضی اسد صاحب، ان کو ذرا مطمئن کریں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: اگر لودھی صاحب اس کو تھوڑا سا غور سے پڑھ لیں تو ہم نے لکھا ہوا ہے کہ Recurring grant from HEC 141.648 million rupees. اور پھر Supplementary grant from HEC 74.623 millions، یہ وہ فگرز ہیں، اگر لودھی صاحب نہیں کرتے تو میں کیلکولیٹر یا کسی چٹ پر جمع کر کے بھیج دیتا ہوں اور جو ڈیٹیلز انہوں نے مانگی ہیں سر، یہ کہہ رہے ہیں کہ Liability کا کیا ہوگا؟ تو سر، وہ Liability کنٹریکٹرز 3 لائیبلٹیز ہیں، ان کے ساتھ ہمارا سلسلہ چل رہا ہوتا ہے اور اسی لئے ہم ایڈیشنل گرانٹ کیلئے ایک بار یہاں بھی آپ دیکھ لیں کہ سپلیمنٹری گرانٹ ایچ ای سی سے ملی ہے، اسی کیلئے کوشش کر رہے ہیں۔

Mr. Deputy Speaker: Okay, thank you very much. Next Question. Mufti Said Janan Sahib, Question number, please?

مفتی سید جانان: دا سوال نمبر 116 دے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

* 116 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تحصیل ٹل بمقام سرہ غنڈی میں ایک پرائمری سکول محکمہ کی عدم دلچسپی کی وجہ سے کئی سالوں سے بند پڑا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ سکول کب اور کس ٹھیکیدار نے تعمیر کیا ہے، اس پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے؛

(ii) یہ سکول ابھی تک کیوں چالو نہیں کیا گیا ہے اور اس میں قصور وار کون ہے اور اس سلسلے میں حکومت نے ذمہ دار اہلکاروں کے خلاف کیا کارروائی کی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ تحصیل ٹل بمقام سرہ غنڈی میں ایک پرائمری سکول تعمیر ہوا ہے اور مورخہ 03-04-2010 کو مکمل ہوا ہے، تاہم ابھی پوسٹوں کی منظوری نہیں ہوئی ہے۔

(ب) (i) مذکورہ سکول مورخہ 03-04-2010 کو مکمل ہوا ہے اور نعیم خان ٹھیکیدار نے تعمیر کیا ہے، اس کی تخمینہ لاگت 0.831353 ملین روپے ہے، زمین کی قیمت 1.050 ملین روپے ہے اور فرنیچر کیلئے ایک لاکھ روپے مہیا کئے گئے ہیں۔

(ii) EDO (E&SE), Hangu نے سکول کو چالو کرنے کیلئے مورخہ 22-04-2010 کو پی سی فور بھیجا، ڈائریکٹریٹ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن خیبر پختونخوا پشاور نے چند اعتراضات کو دور کرنے کیلئے پی سی فور مورخہ 19-05-10 کو ای ڈی او ہنگو کو واپس بھیجا، ای ڈی او ہنگو نے کیس دوبارہ مورخہ 07-06-10 کو ڈائریکٹریٹ بھیجا۔ SO (B&A) نے اعتراضات کے ساتھ کیس مورخہ 05-10-10 کو ڈائریکٹریٹ واپس بھیجا، ڈائریکٹریٹ نے کیس مورخہ 28-12-10 کو ہنگو بھیجا اور مورخہ 03-02-2011 کو ای ڈی او ہنگو کو یاد دہانی بھی کرائی گئی۔ ای ڈی او ہنگو نے مورخہ 12-05-11 کو کیس ڈائریکٹریٹ کو بھیجا اور اس کی کاپی SO(B&A) کو بھی بھیجی گئی۔ SO(B & A) نے پوسٹوں کی منظوری کیلئے مذکورہ سکول کا کیس محکمہ خزانہ کو مورخہ 29-12-11 کو بھیجا ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary question?

مفتی سید جانان: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ دا جی، دا ځو سوالونه دی، دا دے سره متعلق سوالونه دی، د دے نه زه مطمئن یم او په دے بل به خبره او کړم-----

جناب ڈپٹی سپیکر: د دے نه مطمئن یئے؟

مفتی سید جانان: او او۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you very much. Next Question, Mufti Said Janan, please.

* 119 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبے کے مختلف اضلاع میں ایسے سکول موجود ہیں جن کی تعمیر مکمل ہونے کے باوجود بھی ان میں تعلیمی سرگرمیاں شروع نہیں کی گئیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سکولوں کی تعداد، مقام اور سکولوں پر صرف شدہ رقم کی تفصیل ضلع وائیز فراہم کی جائے، اس سلسلے میں ذمہ دار اہلکاروں کے خلاف اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

<u>جناب سردار حسین (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم):</u> (الف) جی ہاں، صوبے کے اکثر اضلاع میں ایسے سکول موجود ہیں جن کی تعمیر مکمل ہونے کے باوجود بھی ان میں تعلیمی سرگرمیاں شروع نہیں کی گئیں

(تفصیل ایوان میں پیش کی گئی)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Any supplementary question?

<u>مفتی سید جانان:</u> او جی۔ دا ډیر اوږد تفصیل دے، 158سکولونه دی جی، څلور کرک کښے، څلور بونیر کښے، اته هری پور کښے، صوابئ کښے پینځه، تور غر کښے اته، مانسهره کښے ټوټل چه کوم سکولونه دی، دا 158 سکولونه جوړېږی۔ زما تاسته ته دا ګزارش دے چه دا سوال د کمیټئ ته لاړ شی۔ اوس 158سکولونه جی، دا زیات سکولونو مطلب دا دے چه اته اته کاله ئے اوشو او لس لس کاله ئے اوشو، پینځه پینځه کاله ئے اوشو، څلور څلور کاله ئے اوشو او دا هم دغه شان پراته دی۔ دا خوار بونه روپئ دی، دا ضائع شوے، په دیکښے به کلاس فور لګی، په دیکښے به ماسټران لګی، ټول خلق به لګی او دا پاتے په څه شو جی؟ د کمال خبره دا ده چه یو کښے وائی چه پلستر ئے نه دے شوے، دا څکه مونږ خپل تحویل کښے نه بنایو نو ګزارش مو دا دے چه دا کمیټئ ته لاړ شی نو په دے باندے به په تفصیل سره بحث اوشی، سی اینډ ډبلیو والا به راواغوښتلے شی، فنانس والا او ایجوکیشن والا چه دا خبره یو طرف ته اوځی، دا زما ګزارش دے دلته۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> مفتی کفایت صاحب، پلیز۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> شکریہ جناب سپیکر۔ میں سب سے پہلے مفتی سید جانان صاحب کا شکریہ ادا کرونگا کہ انہوں نے بہت زیادہ اہم سوال کیا ہے اور تمام ایم پی ایز کو سمجھنے کا ایک موقع مل گیا ہے۔ اس سوال میں ہمارا سکول مکمل بھی ہوتا ہے اور اس کے بعد کوئی تعلیم شروع نہیں ہوتی تو اس سے ہماری بہت زیادہ Money

جو ہے وہ ضائع ہوتی ہے۔ صرف ضلع کرک میں 11 ملین اور ضلع بونیر جو ہمارے وزیر موصوف کا اپنا ضلع ہے، اس میں 14.675 ملین اور اسی طرح سب سے زیادہ سکول جو Suffer ہوئے ہیں، وہ میاں افتخار حسین صاحب کا ضلع ہے، نوشہرہ میں 55 سکول Suffer ہو گئے ہیں اور شانگلہ والوں نے تو تفصیل ہی نہیں بتائی اور صرف 26 سکولوں کا ذکر کر دیا ہے اور اس طرح کوہاٹ میں 10، مردان میں 33، لکی میں 13، سوات میں 37، ایبٹ آباد میں 33 اور پشاور میں 18 سکولز۔ جناب سپیکر، سکول ہوتا ہے پرائمری، مڈل اور ہائی، کبھی یہ کنسٹرکشن ہوتی ہے اور کبھی اس کو ہم اپ گریڈ کرتے ہیں تو میں نے ان تمام کی اوسط نکالی ہے، یہ تمام سکول جو تفصیل میں دیئے گئے ہیں، ان کی تعداد 311 اور ہر ایک سکول کے جب اوسطاً ریٹوں کو بھی دیکھا ہے، پچھلے زمانے میں اور اب اس سال میں تو میں نے صرف 4 ملین ایک سکول کیلئے دیئے ہیں تو میں نے حساب لگایا ہے کہ 311x4 تو یہ بن جاتا ہے، 1244.6 ملین، اس کا آپ اندازہ لگایئے کہ محکمہ تعلیم کے پاس کتنا پیسہ Suffer ہو رہا ہے اور ضائع ہو رہا ہے؟ میری گزارش یہ ہو گی کہ ہمارے وزیر صاحب بھی ماشاء اللہ بہت زیادہ چاک وچوبند ہیں، مجھے نہیں معلوم کہ یہاں ابھی اندھیرا تھا اور انہوں نے اس کا کیا کیا ہے اور اب مستقبل میں وہ کیا کریں گے، کیا یہ Statusquo کو توڑ سکتے ہیں یا اسی طرح آئندہ Statusquo نہیں ٹوٹے گا اور ہمارے اس طرح سکول ضائع ہو جائیں گے۔ ہماری Money ضائع ہو جائے گی؟ میں سمجھتا ہوں کہ صوبے کے اندر سب سے سنجیدہ عمل جو ہے، وہ پرائمری اور ایلیمنٹری ایجوکیشن ہے اور پرائمری اور ایلیمنٹری ایجوکیشن کا یہ حال ہے کہ ہم اے ڈی پی میں سکول دیتے ہیں، وہ سکول بنتے نہیں ہیں اور جب بن جاتے ہیں، اس میں ٹھیکیداری سسٹم بھی غلط ہوتا ہے اور پھر اس کے بعد Handover ہونے کیلئے اتنا بڑا ہمیں سفر کرنا پڑتا ہے۔ ہم نے اس پر بڑی محنت کی ہے، ہمارے وزیر صاحب اس کو برا نہ مانیں، اس کو اگر ڈیٹیل ڈسکشن کیلئے قبول کر دیا جائے اور اس کو کمیٹی کی طرف بھیج دیا جائے تو میں سمجھونگا کہ یہ اس قوم کے ساتھ احسان ہو گا جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وقار صاحب، پلیز۔

جناب وقار احمد خان: شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ مفتی صاحب تفصیلاً خبره اوکړه خو په سوات کښے هم زه ټوټل، خاصکر زما په حلقه کښے یو اووه سکولونه داسے دی چه هغه په تیر ګورنمنټ کښے جوړ شوی دی او زه بار بار راغلے یمه فنانس ته، هغوی وائی چه ډائریکټریټ، نو زما منسټر صاحب ته ستاسو په توسط سره خواست دے چه دے خپل ډائریکټریټ ته او دوئ ته احکامات جاری کړی چه

دا Pursue کړی۔ هلته هغه خلق، عوام چه دی، راځی او زمونږ په غاړه پریوځی او وائی چه یره سکولونه جوړ شوی دی او تاسو مونږ له دا سکول نه سټارټ کوئ نو دلته کښې مسئله ټوله په ډائریکټریټ کښې ده، دلته کښې ایساریږی او فنانس ته چه لاړ شو نو وائی چه مونږ ته څه راغلی نه دی او په ډائریکټریټ کښې وائی، کله پکښې یو بهانه کوی او کله بله بهانه کوی، کله وائی چه دا انتقال پکښې نشته دے ،نو زما منسټر صاحب ته دا خواست دے چه یره څه حل، اسانه طریقه ورته رااوباسئ چه دغه سکولونه زر سټارټ شی او د خلقو هغه مشکلات حل شی۔ ډیره مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رشاد خان پلیز۔

جناب رشاد خان: جناب سپیکر، یہ جن سکولوں کا ذکر کیا گیا ہے، میرے خیال سے 16،15 سکول ہیں۔ دو تین سکول اور ایسے ہیں جو اس لسٹ میں شامل نہیں ہیں جس میں بہادر آباد میرہ ایک سکول ہے جو میرے گھر کے قریب بھی پڑتا ہے، اس سکول کو میں صبح اور شام دیکھتا ہوں۔ تو یہ وہ سکول ہیں جو بنے ہوئے ہیں، بلڈنگ موجود ہے، بلڈنگ ہے لیکن سٹاف نہیں ہے۔ اس کا جواب بڑا دلچسپ ہے، جواب ذرا آپ دیکھیں تو اس میں یہ ہے کہ ان کا ریکارڈ ضلع شانگلہ میں دستیاب نہیں ہے۔ تو کروڑوں روپے لگے ہوئے ہیں، سکول موجود ہیں اور سٹاف مہیا نہیں ہو رہا ہے تو میرے خیال سے یہ سوال کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ تفصیل سے بحث ہو سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر فنا صاحب پلیز۔

ڈاکٹر اقبال دین: سپیکر صاحب، په دیکښې د کوهاټ هم لس اته سکولونه هم دغه شان دی نو زه ستاسو توجه دے طرف ته راګرځول غواړم چه دیکښې تاسو اوګورئ چه زیات تر سکولونه داسے دی چه هغے کښے، په دیکښې زیات تر سکولونه داسے دی چه د هغے پی سی فور لیږلی شوی دی، د هغے باوجود د هغه سټاف منظوری نه ده شوے او د دے نه علاوه پکښې دا خبره هم ځائے په ځائے باندے لیک ده چه فلانکے سکول د فلانکی په ځائے کښے جوړ شوے دے او هغه اوس په هغے کښے اجازت نه ورکوی نو د دے د پاره خو جی کلیئر کټ آرډرز دی، د محکمو د پاره چه Mutation deed به ورسره وی او د هغے نه پس

به چه کوم دے دا اول به انتقال کیږی، د هغے نه پس به په هغے کبنے سکول جوړیږی-----

جناب ڈپٹی سپیکر: تھیک شوه جی۔

ڈاکٹر اقبال دین: دغه طرف ته جی، خصوصی طور باندے دغه سوال د ډیټیل ډسکشن د پاره کمیټئ ته حواله شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار شمعون یار صاحب، پلیز۔

سردار شمعون یار خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ سوال میں سکولوں کے حوالے سے بڑی اچھی نشاندہی کی ہے، میری تجویز یہ ہے کہ اس میں 1988 سے کچھ کیسز شروع ہیں جن میں، پوسٹ سینکشن کا ایشو ہے تو اس میں صرف ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو ہی ذمہ دار نہیں ٹھرانا چاہیئے، یہ ان کے ساتھ زیادتی ہوگی کیونکہ اس میں فنانس ڈیپارٹمنٹ کی Involvement بھی ہے اور اس میں ان کو بھی ساتھ بٹھانا چاہیئے اور میں ہاؤس سے یہ ریکویسٹ کرونگا کہ اس کے بارے میں اگر ہاؤس سے پوچھا جائے تو اسے کمیٹی کو ریفر کیا جائے، اس کو کسچن کو تاکہ یہ جو سارے ایشوز ہیں A to Z، وہ تو ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے Related ہیں، ان کو ایک دفعہ ہی بیٹھ کر Resolve کیا جائے اور فنانس ڈیپارٹمنٹ کو اس میں شامل کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار حسین بابک صاحب، پلیز۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر-----

جناب ڈپٹی سپیکر: یره Identical هم دغه یو شیز دے، د ټولو هم دغه خبره ده چه سکولونه خالی جوړ شوی دی، پی سی فور نه دے خو دا یو خبره ده کنه۔

جناب محمد زمین خان: زه لږ د دیر په حواله دغه کومه-----

جناب ڈپٹی سپیکر: زمین خان، زمین خان۔

جناب محمد زمین خان: ډیره مهربانی جناب سپیکر۔ اصل کبنے سر ما لږه ستاسو توجه د دے سوال جواب ته راګرځوله۔ د بدقسمتئ نه څنګه چه زمونږ په نورو محکمو کبنے، ما نن یو کال اټینشن هم جمع کړے دے چه زمونږ علاقه نظر انداز کیږی او د احساس محرومئ او د احساس کمترئ خلق ښکار دی۔ دا کوم جواب چه راکړے شوے دے نو په دیکبنے جناب سپیکر، زمونږ د دیر هډو ذکر نشته چه ګنی هلته کبنے هم داسے سکولونه شته دے چه هغه Complete دی او په هغے

کښې پوسټونه سینکشن نه دي او تر اوسه پورې هغه دغه شان پراته دي خو دا کوم Annexure چه ورسره دے چه دا اوګورو نو ډیر لوئر واحد ضلع ده چه د دے جواب مطابق په ټولو کښې زیات سکولونه په ډیر لوئر کښې Complete دی خو تر اوسه پورې په هغې کښې یو ته هم پوسټونه نه دي ورکړې شوي او یقیناً چه د فنانس به پکښې هم د سینکشن څه کمې وي خو د ډائریکټریټ یقیناً چه ډیر بد حال دے نو زه منسټر صاحب ته لږ درخواست کومه چه یقیناً زما په حلقه کښې تقریباً څه 10،12 سکولونه داسې دي چه هغه په دے لسټ کښې نشته دے ، پکار ده چه د محکمې نه دا تپوس هم اوکړئ چه هغه ولې پکښې نشته، هغه Complete دی۔ فنانس ته چه زه لاړ شمه نو وائی چه د ایجوکیشن ډیپارټمنټ نه ئې ته ایس این ای را اولیږه چه مونږ ئې درله سینکشن کړو نو دا مې ګزارش دے چه دوئ د محکمې ته ډائریکشن ورکړی چه دا زر تر زره اوکړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سردار حسین بابک صاحب، پلیز۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): شکریه سپیکر صاحب۔ مفتی صاحب هم د مفتی جانان صاحب شکریه ادا کړه او زه ئې هم شکریه ادا کوم حقیقت دا دے چه دا ډیره اهمه مسئله ده چه څنګه هغوی ذکر اوکړو چه په سکولونو باندې په کروړنو، په اربونو روپئ اولګی او بیا د مختلفو وجوهاتو په وجه باندې هغه سکولونه چه دی، سینکشن کیږی نه او څنګه چه دلته زما نورو ملګرو هم خبره اوکړه چه عوام ټول مونږ سره رابطه کوی او هغه سکولونه سینکشن کیږی نه، دا په دواړو حوالو باندې د تاوان خبره ده، د نقصان خبره ده۔ څنګه چه زمونږ بعضې ملګرو دا تاثر ورکړو چه ګنی خدائې مه کړه زمونږ د ډیپارټمنټ په دیکښې کوتاهی ده یا دا غفلت دے ، زه د هغې وضاحت کول غواړم چه داسې هرګز نه ده او دا کوم جواب چه مونږ ورکړے دے نو زه دا کوشش هرګز نه کوم، لکه تیر حکومتونه ذمه وار نه ګنړم خو ضرور به ئې په دے حواله ذمه وار ګنړم، دا څومره سکیمونه چه دی، دا 98% چه دی، 98% چه دی دا Pendency چه پرته ده، دا زمونږ د حکومت نه مخکښې په مختلفو حوالو باندې پرته ده۔ په دیکښې چه مونږ کوم معلومات کړی دی، ډیر وجوهات داسې دی چه په تیر وختونو کښې ممبرانو صاحبانو او ایم این اے ګانو صاحبانو په داسې ځایونو

کښې سکولونه جوړ کړې دی چه هلته ئے Mutation نه دے کړے ، هلته د کلاس فور مسئلے وے یا نورے مسئلے وے او فنانس ته چه مونږ کوم کیسونه راوړی دی نو هغه Incomplete دی۔ هلته ډیپارټمنټ بیا د دے جوګه نه دے چه هلته Mutation واخلی یا انتقال چه ورته مونږ وایو چه هغه انتقال واخلو، دا هم یو وجه ده۔ په دیکښې هیڅ شک نشته دے چه زمونږ ډیپارټمنټ، دلته کښې د ډائریکټریټ خبره اوشوه چه 100% کیسونه زمونږ دی، 100% دا دے وخت کښې په پراسیس کښې دی۔ فنانس ډیپارټمنټ ته کیس لاړ شی نو ظاهره خبره ده، هغه Incomplete وی نو هغه بیا واپس شی، ډیپارټمنټ بیا د ای ډی او سره رابطه اوکړی، زمونږ د اے ډی اوز چه کوم سرکل وی چه هغوی بیا هم کوشش کوی۔ تر دے وخته مونږ په دے بعضے کیسونو کښې کامیاب شوی نه یو چه هغه انتقال واخلو۔ زه د هاؤس په وساطت سره هغه ټول کولیګز ته هم دا ریکویسټ کوم چه په خپلو خپلو خلقو کښې په خپلو خپلو سکولونو کښې دلچسپی واخلی او چه کومه د سینکشن مسئله ده چه هغه انتقالات مونږ اوکړو او د هغے سره به هم زمونږ ډیره مسئله حل شی۔ زمین خان دلته یو خبره اوکړه چه دیر لوئر سره زیاتے شوے دے، دا تاسو اوګورئ30 سکولونه په لوئر دیر کښې چه کوم مونږ ډیټیل ورکړے دے او په دے 30 سکولونو کښې صرف پینځه سکولونه زمونږ په وخت کښې داسے دی او هغه هم په پراسیس کښې دی نو ،زه زمین خان ته هم دا ریکویسټ کومه چه په دیکښې دلچسپی واخلی او چه کوم انتقالات نه دی برابر یا نور پی سی فور کښې زمونږ کوم کمے دے، مهربانی د اوکړی چه هغه کمے دوئ برابر کړی۔ سپیکر صاحب، زما به تاسو ته هم دا ریکویسټ وی، دلته مفتی صاحب او مفتی جانان صاحب دواړو مشرانو دا خبره اوکړه چه کمیټئ ته، نو زه خو دا ګڼړم چه که دا ډسکشن مونږ په کمیټئ کښې هم اوکړو نو هم دا به کوؤ۔ زما به تاسو ته دا ریکویسټ وی چه دلته فنانس سیکرټری صاحب ناست دے، ما پخپله فنانس سیکرټری صاحب، فنانس ډیپارټمنټ سره میټنګ کړے دے، ما هغوی ته دا ریکویسټ اوکړو چه زمونږ ایجوکیشن ډیپارټمنټ خو پی سی فور تیار کړے دے، ټول ډاکومنټیشن اوکړئ، تاسو ته ئے مونږ راوړو او ستاسو ایس اوز چه کوم دی یا ډیپارټمنټ چه کوم دے نو هغوی پرے Observations اولګوی

بیا هغه پراسیس ځی او راځی۔ ما هغوی ته دا ریکویسټ اوکړو چه تاسو مهربانی اوکړئ، فنانس ډیپارټمنټ چه په هره ضلع کښے د هغوی کوم نمائنده دے نو هغوی د مهربانی اوکړی چه لاړ د شی هغه سکول ته او Physical verification د اوکړی چه کوم کمے دے پکښے نو د هغے نشاندهی د اوکړی چه زمونږ ډیپارټمنټ سی این ډبلیو ته اوواېو چه هغه کمے برابر کړو۔ زما مطلب د دے نه دا وو چه کم از کم دا دومره وخت لګی او دا دومره کروړونه، اربونه روپئ پرے لګیدلے دی، لګښت پرے راغلے دے نو دا پراسیس به مونږ ته اسان شی۔ زه به بیا ستاسو په وساطت باندے فنانس سیکرټری صاحب ته ریکویسټ اوکړم چه دا اربونه روپئ دی، دا سکولونه دغه شان پینډنګ پراته دی نو که مهربانی اوکړی او هغوی پکښے دا دلچسپی واخلی نو زما یقین دے چه زمونږ کار به اسان شی۔ سپیکر صاحب، زه یو اضافی خبره کول غواړمه او ظاهره خبره ده چه هر حکومت ته دا حق وی چه هغه خپله کارکردګی هاؤس ته اووائی او هغه قوم ته هم په وړاندے شی۔ زه ستاسو په وساطت سره دا خبره په دعویٰ سره کولے شم چه زمونږ په حکومت کښے دا د ریکارډ فګرز دی، دا په ایجوکیشن ډیپارټمنټ کښے په ریکارډ پراته دی چه زمونږ په وخت کښے ایک هزار22 سکولونه، ایک هزار 22 سکولونه دا مونږ سینکشن کړی دی او زه دا چیلنج کومه چه زمونږ نه مخکښے په یو دور حکومت کښے دومره سکولونه سینکشن شوی نه دی، نو تاسو د دے نه پخپله اندازه اولګوئ چه زمونږ ډیپارټمنټ دے ته څومره سنجیده دے، زمونږ ډائریکټر یا زمونږ سیکرټری یا زمونږ نور چه کوم سټاف دے نو هغه څومره زیات Committed دے؟ خو د فنانس په حواله باندے که دغه مسئلے تاسو مونږ ته اسانے کړئ نو زما یقین دے چه دا تحفظات او دا شکایات چه دلته په فورم باندے راځی نو زما یقین دا دے چه بیا به نه راځی۔ بیا هم زه مفتی جانان صاحب ته او ټولو ملګرو ته دا ایشورنس ورکومه چه کمیټئ ته په لیږلو باندے خو ماته هیڅ اعتراض نشته دے خو بهرحال که چرے دا فنانس سره مونږ کښینو او دا خبره چه هغوی ذاتی دلچسپی واخلی نو زما یقین دا دے چه دا مسئله به تر ډیره حده پورے حل شی۔ ډیره زیاته مهربانی جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ثاقب اللہ خان پلیز، ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، زما بہ د ایجوکیشن منسٹر صاحب نہ یو ریکویسٹ وی جی چہ دا مسئلہ ډیرہ زیاتہ اھم دہ او دا پکار دہ چہ مونږ دا کمیټئ تہ وراولیږو۔ دا سر، تاسو دا لسٹ اوګورئ کنہ جی، پہ دیکښے دا GGMS, Rega چہ دے نو د دے Coments زہ تاسو تہ بنا یمہ۔ کیفیت یہ سکول سابقہ ایم پی اے، ایم این اے، این اے 28 کی ملکیتی زمین پر بنایا گیا ہے اور متعلقہ صاحب انتقال دینے سے انکاری ہے، لہذا پوسٹیں منظور نہیں ہوئیں۔ سر دا یو Trend جوړ شوے دے او بدقسمتی دا سے دہ چہ مونږ دا Trend جوړ کړے دے، پہ ھغے کښے مونږ ګناھګاران یو، دا یو کوئسچن۔ دا بل ورکښے تاسو اوګورئ صاحبہ، پہ ھغے کښے ھم انتقال شوے دے او ایم پی اے ګان او ایم این ایز ھم پہ خپل ځایونو باندے کړی دی جی۔ مونږ څہ کوؤ پہ دیکښے، زمونږ یو لویہ بدقسمتی دا دہ چہ مونږ سکول پہ ضرورت باندے نہ ورکوؤ او ایوارډ ورکوؤ او بیا اکثر داسے ځایونو کښے مونږ تہ پتہ دہ چہ ھلتہ داسے خبرے راشی چہ یرہ فلانی ایم پی اے، فلانی ایم این اے، فلانی سړی خو ماتہ اووئیل چہ مرہ بس ور ئے کړہ، بیا بہ ئے تاسو د کور غوندے یا د حجرے غوندے استعمالوئ۔ نو چہ ایم این اے، ایم پی اے ھم دا کار کوی نو دا سر خالی د فنانس پرابلم نہ دے۔ زما ریکویسټ بہ دا وی چہ دا کمیټئ تہ لاړ شی چہ پہ دیکښے دا اوګوری چہ کوم سړے Mutation نہ ورکوی، انتقال نہ کوی او مونږ ورتہ دغہ جوړ کړے دے نو پکار دا دہ چہ ډی سی او تہ آرډر اوشی چہ د بلډنګ پیسے خو واپس مونږ واخلو کنہ جی۔ چہ ھغہ حجرہ استعمالوی او یو ایم پی اے، ایم این اے خپلہ چہ یو سکول ورکړی او بعضے کیسونو کښے لکہ دلتہ تاسو اوګورئ خپل ځائے کښے ئے ورکړی جی، خپل ځائے کښے ئے ورکوی او انتقال ئے نہ کوی نو دے نہ خو صفا خبرہ دہ چہ دا خو Motive د دے دا خبرہ وہ چہ دا بہ زہ حجرہ استعمالوم، کور بہ ئے استعمالوم۔ نو سر، کمیټئ تہ چہ دا لاړ شی نو چہ دیکښے دا ھم مونږ اوګورو۔۔۔۔۔

جناب ډپټی سپیکر: ھاؤس نہ بہ تپوس اوکړو، وخت بہ نہ ضائع کوؤ ځکہ چہ زیات لیجسلیشن دے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیرہ مھربانی جی۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the…..

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): زما په نوښار کښې ډیر زیات دغه دے ، زه یوه خبره کول غواړم او چونکه د ټولې صوبې خبره ده او عجیبه خبره دا ده چه فنانس ته وزیر صاحب ریکویسټ هم اوکړو نو ریکویسټ سره سره هدایات هم هغوی ته جاری کول غواړی که چرته ستاسو سټینډرډ پالیسی وی او د هغې مطابق هغه ټوله خبره پوره وی نو بیا نوې Objection لګولو ته ضرورت څه دے ؟ او که نه ستاسو د رولز مطابق یو کار Complete نه وی نو ډیپارټمنټ ئے هغه ته لیږی ولې ؟ دا دواړه خبرې متضاد دی۔ ډیپارټمنټ به کاغذ هله فنانس ته لیږی چه هغه Complete وی او چه Complete وی او هغه ئے نه پوره کوی او نوې Objection پرے لګوی نو بیا به دے ماته وائی چه پالیسی ئے بدله ده او که څه چل دے ؟ څکه چه زما کاغذ پوره وی، هغه به دوئ سر ته خامخا رسوی۔ زه دے وخت کښې وزیر صاحب ته دا خواست به ضرور کوم چه هغوی دا کمیټۍ ته په دے واستوی چه د ډیپارټمنټ هم پته اولګی، د فنانس هم پته اولګی، که کوم منتخب نمائندګان دیکښې رکاوټ وی چه د هغوی هم پته اولګی، علاقائی سطح باندے که غلط جوړ شوے وی چه د هغوی هم پته اولګی خو د دے د پاره به سپیکر صاحب! تاسو وخت ورکوئ۔ دا هر څل هم داسے اوشی چه کمیټۍ ته خبره لاړه شی او نوره هم سره شی نو څکه وزیر صاحب ډیره ټهیک خبره کوله خو چونکه پیچیده مسئله ده نو کمیټۍ له به وخت مقرروئ چه په مقرر وخت کښې د دے ریزلټ ورکړی څکه چه د سبا بیګا ډیره پته نه لګی نو چه کم نه کم خلقو له خو سکولونه ورکړو، دلته خو چه کار روان شی نو، زما به دا خواست وی چه دا د کمیټۍ ته لاړ شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار حسین بابک صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ میاں صاحب زمونږ محترم دے او ډیره ښه خبره اوشوه، ما ته جی پرے هیڅ اعتراض نشته چه دا سوال د کمیټۍ ته لاړ شی۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that Question No.119, asked by the honourable Member, may be referred to the

concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it; the Question is referred to the Committee concerned.

(Applauses)

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: Leave applications of the honourable MPAs : جناب نصیر محمد خان میداد خیل، آنربیل ایم پی اے06-01-2012; جناب سردار اورنگزیب نلاٹھا صاحب، ایم پی اے06-01-2012; جناب عنایت اللہ جدون صاحب، ایم پی اے 06-01-2012 to 09-01-2012; جناب غنی داد خان، ایم پی اے06-01-2012; جناب ڈاکٹر حیدر علی صاحب، ایم پی اے 06-01-2012 اور جناب عبدالستار خان، ایم پی اے06-01-2012۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: Leave is granted.

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی عطیف الرحمان، پلیز۔

رسمی کارروائی

جناب عطیف الرحمان: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، ستاسو توجه غواړم جی۔ دلته کښے زمونږ د پیښور چه کوم د ایجوکیشن سابقه ای ډی او وو، هغوی د دے ځائے نه په ډیر زیات Allegations باندے بدل شو، د هغه خلاف یو ډیر لوئے انکوائری وه او مونږ ته د هغه انکوائرئ هیڅ پته او نه لګیده او Further د هغه بل ځائے ته پوسټنګ شوے دے، نو نه د هغه د هغه انکوائرئ پته اولګیده او نه دغه اوشو، پکار ده چه د هغه د هغه انکوائرئ خو پته اولګی کنه جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار حسین بابک صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: مهربانی، سپیکر صاحب۔ دا خو زما یقین دے چه عطیف خان د نوے کوئسچن، نوے سوال دے او ما ته خو د دے اندازه نه وه، بهرحال انشاء اللہ مونږ به د هغه انکوارئ تپوس هم اوکړو چه هغه انکوائری

کوم ځائے ته رسیدلے ده او بیا به زه عطیف خان د هغے نه خبر کړم چه هغه انکوائری کوم ځائے ته رسیدلے ده او د هغے څه ریزلټ دے؟ زه به بیا عطیف خان انشاء الله خبر کړم۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> بهتره خو به دا وی چه د هغه انکوائرئ پراګریس چه څومره وی، تاسو ئے اسمبلی سیکرټریټ ته راوا ستوئ چه او ئے ګورو ځکه چه په هغه باندے ډیر زیات الزامات وو، چارجز وو نو د دوئ دا پوائنټ آف آرډر بالکل صحیح ټائم باندے وو خو اوس He was posted as a Principal in somewhere نو دیکښے تاسو هم ډیره دلچسپی اغستے وه او ستاسو په هلو ځلو باندے او ستاسو په عین ټائم باندے په هغه باندے لاس اچول دا ډیر ښه وو نو ما وئیل که د هغه انکوائرئ څه پراګریس شوے وی یا دغه وی نو هغه زمونږ سیکرټریټ ته راوړئ چه مونږ ئے اوګورو۔ ټهیک شوه۔

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم:</u> صحیح ده جی، انشاء الله ستاسو سیکرټریټ ته به دا انکوائری را اولیږو۔ مهربانی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ټهیک شوه، مهربانی تهینک یو۔آئٹم نمبر6:یہ ہمارے ممبران صاحبان کی کچھ ایڈجرنمنٹ موشنز،اسی طرح کال اٹنشن نوٹسز تھے،یہ ہم نے ڈیفر کردیئے۔چونکہ ہماری بزنس بہت زیادہ ہے اور یہاں پر ایک یونیورسٹی بل بھی ہے، جس پر زیادہ ٹائم لگے گا تو ہم انشاءاللہ اس کو Next day میں شامل کریں گے۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا جوڈیشل اکیڈمی، مجریہ 2011 کا زیر غور لایا جانا

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Now coming to Item No. 10 and 11. The honourable Minister for Law and Parliamentary Affairs, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Judicial Academy Bill, 2011 may be taken into consideration at once. Honourable Minister for Law, please.

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون):</u> تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ میں خیبر پختونخوا جوڈیشل اکیڈمی بل، 2011ء کو فوری طور پر زیر غور لانے کیلئے تحریک پیش کرتا ہوں۔ تھینک یو۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Judicial Academy Bill, 2011 may be taken

into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 17 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 17 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 17 stand part of the Bill. Preamble also stands part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا جوڈیشل اکیڈمی، مجریہ 2011 کا پاس کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: 'Passage Stage': Now the honourable Minister for Law and Parliamentary Affairs, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Judicial Academy Bill, 2011 may be passed.

وزیر قانون: شکریہ جی۔ میں خیبر پختونخوا جوڈیشل اکیڈمی بل 2011ء کو پاس کرانے کیلئے تحریک پیش کرتا ہوں۔ تھینک یو۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Judicial Academy Bill, 2011 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

این ایف سی ایوارڈ پر عمل درآمد کی دوسالہ مانیٹرنگ رپورٹ برائے جولائی تا دسمبر 2010 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 12: Honourable Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please lay on the table of the House, the Report on bi-annual monitoring on the implementation of NFC Award for the period from July to December, 2010, under Article 160, sub clause (3b) of the Constitution. Honourable Minister for Finance, please.

وزیر قانون: جی۔ میں جناب سپیکر، وزیر خزانہ کی طرف سے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 160 کی شق (3B) کی روشنی میں ساتویں این ایف سی ایوارڈ کی Bi-annual Monitoring Report برائے جولائی 2010 تا دسمبر 2010 اس معزز ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ شکریہ۔

Mr. Deputy Speaker: It stands laid.

مجلس قائمہ برائے قواعد انضباط وطریقہ کار، استحقاقات کی رپورٹ کا منظور کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 13: Mr. Waqar Ahmad Khan, honourable member Standing Committee No.1, on Procedure and Conduct of Business Rules, Privileges and Implementation of Government Assurances, to please move that the report of the Committee, already presented in the House on 24-11-2011, may be adopted? Mr. Waqar Ahmad Khan, please.

Mr. Waqar Ahmad Khan: Thank you, Janab Speaker. I, on behalf of the Chairman Standing Committee No. 1 on Procedure and Conduct of Business Rules, Privileges and Implementation of Government Assurances, beg to move that the report of the Standing Committee may be adopted.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the report of Standing Committee No. 1 on Procedures and Conduct of Business Rules, Privileges and Implementation of Government Assurances, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The report is adopted.

مسودہ قانون بابت، خیبر پختونخوا جامعات، مجریہ 2011ء کا مجلس منتخبہ کے سپرد کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 8 and 9: The honourable Minister for Higher Education, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Universities Bill, 2011 may be taken into consideration at once? Honourable Minister for Higher Education, please.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: پوائنٹ آف آرڈر سر۔ اس پر میں کچھ کہنا چاہتا ہوں، مجھے تھوڑا ٹائم دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور، پلیز۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو سر۔ سر، میری گزارش منسٹر صاحب سے یہ ہے کہ یونیورسٹیز کے متعلق جو یہ ڈرافٹ بل لے کر آئے ہیں، میں پرزور گزارش کرتا ہوں، اس میں میری بھی امنڈ منٹس ہیں، ثاقب اللہ خان کی بھی ہیں، ہماری بہن کی بھی ہیں کہ اگر ہم اس کو سلیکٹ کمیٹی کو ریفر کر دیں کیونکہ اگر Principle of Bill کے نیچے اس پہ میں بولوں تو اس ہاؤس کا کافی ٹائم لوں گا اور پہلے میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ اگر یہ Agree کرلیں اور اگر نہیں تو پھر میں Principle of the Bill کے نیچے اس پہ بولنے کی اجازت چاہوں گا۔

Mr. Deputy Speaker: Honourable Minister for Higher Education, please.

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): سر، میرے خیال میں اس میں کوئی ایسی بری بات نہیں ہے، چونکہ کافی امنڈ منٹس ہیں اور ان دوستوں کو ہم Confidence میں بھی لے لیں گے تو اگر اس کو سلیکٹ کمیٹی کو ریفر کر دیا جائے اور انشاء اللہ ہم اس کو جلد وہاں سے کلیئر کر کے واپس اسمبلی لے آئیں گے۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the Bill be referred to the Select Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is referred to the Select Committee. آنریبل منسٹر ہائر ایجوکیشن، پلیز آپ نام دیدیں رول 86 کے تحت۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: اگر Composition ہم اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کروادیں تو کوئی حرج تو نہیں ہوگی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، بس ٹھیک ہے۔ رول 86 کے تحت آپ کرلیں۔ ٹھیک ہے، تھینک یو۔

وزیر اطلاعات: یو سیکنډ جی، دیکښے یو خبره کول غواړمه جی-----

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں افتخار حسین صاحب۔

وزیر اطلاعات: زه به جی وزیر صاحب ته یو ریکویسټ کوم چه دوئ د نوموڼه پخپله ورکړی خو دا یو خبره ضرور ده چه دیکښے کار چا کړے دے نو هغے کښے ثاقب صاحب دے، عبدالاکبر خان صاحب دے او اسرار صاحب دے، دوئ په دیکښے ډیر کار کړے دے او ترے خبر دی نو کم سے کم دا کمیټی چه جوړوئ نو

دا درے ممبران پکښے چه خامخا وی، نور چه دوئ د خپل ضرورت څوک هم غواړی، هغوی د پکښے واچوی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ تو ہونگے، ممبرز کے علاوہ بھی ہونگے۔

وزیر اطلاعات: هغے کښے امنډمنټ د پاره راغوښتل بیل دی او د کمیټۍ حصه جوړول بیل دی چه هغوی مطلب دا دے په دیکښے واخلی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ټهیک شوه جی، هغه هسے هم کمیټۍ ته به راځی۔ ہاں ایک بات یہ رہ گئی ہے کہ یہ سٹینڈنگ کمیٹی ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کی days 15 میں میٹنگ بلا کر اس کوسچن کو حل کر لیں، یہ کوسچن ہم نے ریفر کر لیا Regarding the Department of Elementary Secondary education so that Committee be called with in 15 days and the matter be disposed of and the report be submitted in the House. Thank you very much. The sitting is adjourned till 4. p.m of Monday-------

وزیر اطلاعات: پوائنټ آف آرډر جی۔ د دے ایجوکیشن سره یو خبره ده، ما خو وئیل چه دیکښے یو موقع راشی، بیا تاسو نه زه بخښنه غواړمه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی؟

وزیر اطلاعات: زمونږ جی د لیکچرانو تنخواګانے ایچ ای سی والا بند کړی دی، ایچ ای سی والا زمونږ د لیکچرانو تنخواګانے بندے کړی دی او هغه لیکچران چه کوم دی، هغوی اوس پخپله د هغه ځائے نه مجبوریږی چه تاسو هړتال او کړئ، هړتال چه کوئ نو د طالبعلمانو وخت خرابیږی، بیا ورته وائی چه طالب علمان راأوباسئ او Strike اوکړئ نو دا زمونږ د صوبے حالات خرابیږی چه ایچ ای سی اراداتاً د 18th amendments سره خوشحاله نه دی نو ځائے په ځائے رکاوټ جوړوی نو مونږ د دے اسمبلۍ د طرف نه مشترکه دا آواز کوؤ چه دا دوئ Commit کړے ده چه د راتلونکی این ایف سی ایوارډ پورے دوئ به تنخواګانے ورکوی، دوئ به د دے پابند وی، زر تر زره لیکچرانو ته تنحواګانے راأولیږئ او مونږ په دے حالاتو مجبورئ چه دلته ماحول خراب شی، بیا به مونږ صوبه کښے ماحول نه خرابوؤ، بیا به ایچ ای سی سره حساب کتاب کوؤ ځکه چه دا غلطه رویه ده او دا رویه برداشت کیدے نشی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نور سحر بی بی، پلیز۔

محترمہ نور سحر: تھینک یو۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کے دو تین منٹ لینا چاہتی ہوں۔ کل جو میرا بل پاس ہوا تھا تو میں نے ہاؤس کا شکریہ ادا نہیں کیا کیونکہ ہاؤس ایڈ جرن ہو گیا تھا، میں اپنے ہاؤس کے کولیگز کی اور میں اپنی پراونشل گورنمنٹ کی اور میں اپنے لاء ڈیپارٹمنٹ کی شکر گزار ہوں جو کہ انہوں نے مجھے سپورٹ کیا اور میرا بل انہوں نے پاس کروایا۔ اس بل کی ایک خاص بات یہ تھی کہ اس اسمبلی کی ہسٹری میں یہ پہلا بل تھا جو لیڈیز کے حوالے سے پاس ہو گیا اور اللہ کا فضل تھا کہ یہ میں نے Move کیا اور میں پہلی لیڈی ہوں جو اس اسمبلی کی ہسٹری میں میں نے یہ Move بھی کیا اور میرا بل پاس بھی ہو گیا ہے۔

Mr. Deputy Speaker: The Sitting is adjourned till 4. p.m of Monday afternoon, dated 09-01-2012. Thank you very much.

(اسمبلی کا اجلاس بروز پیر مورخہ 9 جنوری 2012ء بعد از دوپہر چار بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)